جامعہ عبداللہ بن عمر کا ترجمان
ماہنامہ
علم و عمل
لاہور
شمارہ نمبر: 6
صفر المظفر ۱۴۲۵ھ
اپریل 2004ء
اپریل فول منانا خلاف شریعت 'نرا جھوٹ'
دوسرے پر ظلم 'ایذاء مسلم' دھوکا اور سراسر گناہ ہے
زمانہ جاہلیت میں لوگ ماہِ صفر کو منحوس سمجھتے تھے۔
جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی نفی فرمادی
لاصفر کہ اس میں کوئی نحوست نہیں۔ (ابوداؤد)
اس شمارے کے اہم عنوان
فہم قرآن۔ شیخ سرفراز خان صفدر صاحب مدظلہم ... 2
علم حدیث۔ حضرت صوفی محمد سرور صاحب مدظلہم ... 4
ملفوظات حضرت تھانوی رحمہ اللہ ... 5
قیام اللیل ... 6
اہل تقویٰ کے لیے انعامات ... 9
اعضائے وضو دھوتے وقت کی دعائیں ... 12
حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ
غیرت ایمانی ... 13
ملفوظات حاتم اصم ... 14
بڑا مجاہد ... 15
مہمانی و میزبانی کے آداب ... 18
خواتین کا علم و عمل ... 22
ماں باپ کو ملنے کی فضیلت
والدین کے ساتھ حسن سلوک ... 26
بچوں کا علم و عمل
زیر سرپرستی
حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہم
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
صدر جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور
جامعہ عبداللہ بن عمر
سوا گجومتہ نزد کاہنہ نو لاہور
موبائل: 0300-4138738 فون: 042-5272270

ماہنامہ علم و عمل لاہور

LRL نمبر..... 244

زیر سرپرستی

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب

دامت برکاتہم

شمارہ نمبر: 6 ◉ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ اپریل 2004ء ◉ جلد نمبر: 2

ترجمان

جامعہ عبداللہ بن عمر

23- کلومیٹر فیروز پور روڈ، سوا گجومتہ نزد کاہنہ نو۔ لاہور

موبائل: 0300-4138738 فون: 042-5272270

ڈیزائننگ و کمپوزنگ: مسعود فرید 0333-4331105

عکاظ پرنٹرز شیخ پلازہ لاہور

اداریہ

جنتیوں کی مصروفیات

از مدیر

جنت میں کوئی بھی فارغ نہ رہے گا لذت کے لیے شوق سے سب اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوں گے۔ چند کام لکھے جاتے ہیں۔

(1) بندہ سانس کی طرح آٹومیٹک تسبیح پڑھتا رہے گا۔

(2) عمدہ عمدہ لذیذ کھانے کھائے گا۔

(3) عمدہ عمدہ لذیذ مشروبات پیئے گا۔

(4) عمدہ عمدہ لذیذ پھل، چارٹ، آئس کریمیں اور میوہ جات کھائے گا۔

(5) بیویوں کے حقوق ادا کرے گا۔

(6) ایک بیوی کے پاس دنیا کی عمر کا عرصہ رہے گا۔

(7) ملاقاتیں ہوا کریں گی۔

(8) نماز جمعہ کے وقت اکٹھے ہوں گے۔

(9) بازار سے حسن میں اضافہ ہوگا۔

(10) حق تعالی کا دیدار ہوگا جس سے حسن دوبالا ہوگا۔

(11) کھیل کود کا مستقل مشغلہ ہوگا۔

(12) حوروں کے گیت گانے کی محفل الگ ہوگی۔

(13) جب دل کریگا شراب نوشی ہوگی۔

(14) خودمختاری بہت ہوگی۔

(15) غلط کام کا تصور بھی نہ ہوگا۔

(16) سورۃ طٰہٰ اور یٰسین کی تلاوت ہوا کرے گی۔

(17) تلاوت سننے کی محفلیں بھی ہوں گی جس میں حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حق تعالی سنانے والے ہوں گے۔

(18) ذکر و اذکار اور دیگر عبادات بھی لذت کے لیے ہوں گی۔

(19) دور دراز کے سفر بھی ہوں گے۔

(20) خواہش پر اولاد بھی ہو سکے گی۔

(21) کسی محفل میں جب حق تعالی کوئی سوال کریں گے تو سب علماء کی طرف دیکھیں گے کہ کیا جواب دیتے ہیں۔ جنت میں بھی علماء کی ضرورت رہے گی اس لیے خود نہیں پڑھ سکے تو بچوں کو ضرور عالم بنائیں۔

ان سب چیزوں کو لینے کے لیے ہمیں دنیا میں کچھ ہمت کر کے شریعت پر چلنا ہوگا۔ اللہ تعالی توفیق دیں۔

فہم قرآن

سلسلہ نمبر 11

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا
محمد سرفراز خان صفدر
صاحب دامت برکاتہم
گکھڑ (گوجرانوالہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْہِمْ ءَاَنْذَرْتَہُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْہُمْ لَایُؤْمِنُوْنَ O

اِنَّ الَّذِیْنَ بے شک وہ لوگ۔ کَفَرُوْا جنہوں نے کفر اختیار کیا۔ سَوَآءٌ عَلَیْہِمْ برابر ان پر ءَاَنْذَرْتَہُمْ کیا آپ انکو ڈرائیں اَمْ لَمْ تُنْذِرْہُمْ ہیں یا آپ انکو نہ ڈرائیں لَایُؤْمِنُوْنَ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ وہ کتاب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی اُس کے بارے میں تین گروہ ہوسکتے ہیں عقلی طور پر۔ ایک گروہ تو وہ ہے جو دل سے بھی مانتا ہے اور زبان سے بھی مانتا ہے۔ دل سے بھی یقین کرتا ہے۔ یہ پہلا گروہ تھا متقین کا جن کا ذکر آیا اُولٰئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّہِمْ وَاُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ آگے دو آیتوں میں ان کا ذکر ہے جنہوں نے دل سے نہ مانا اور نہ زبان سے مانا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سے لے کر وَلَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ تک۔ ان لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے اس ہدایت نامے کو نہ دل سے جانا اور نہ زبان سے مانا۔ اگلا سارا رکوع آئے گا جس میں ان لوگوں کا ذکر ہوگا جنہوں نے زبان سے تو مانا ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ زبان سے مانا ہے دل سے نہیں مانا چونکہ یہ گروہ انتہائی خطرناک تھا اس واسطے رب تعالیٰ نے ان کی تفصیل پورے رکوع میں بتائی تو جو ہدایت نامہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری ہوا۔ اسے ماننے اور نہ ماننے کے سلسلہ میں تین گروہ تھے۔ ایک وہ گروہ ہے جس نے دل سے بھی مانا اور زبان سے بھی مانا وہ متقین ہیں اُولٰئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّہِمْ وَاُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک ان لوگوں کا بیان ہوا اور جنہوں نے نہ دل سے مانا اور نہ زبان سے مانا ان کا ذکر اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْہِمْ سے لے کر وَلَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ تک ان کا ذکر ہے چونکہ ان کا خدشہ بہت تھا کھلے کافر سے اتنا خطرہ نہیں ہوتا جتنا منافق سے ہوتا ہے اس واسطے ان کا ذکر دو

آیتوں میں کردیا اور منافقوں سے زیادہ خطرہ تھا اس واسطے اگلا پورا رکوع منافقوں کے لیے ہے کہ زبان سے کچھ ہیں اور دل سے کچھ اندر سے کچھ ہیں اور باہر سے کچھ لوٹے کی طرح پھرتے رہتے ہیں کوئی ان کی حقیقت نہیں ہے تو ان کا ذکر اگلے رکوع میں آئے گا۔ اب یہ دو آیتیں ان لوگوں کے لیے ہیں جنہوں نے قرآن کو دل سے نہ مانا نہ زبان سے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بے شک وہ جنہوں نے کفر اختیار کیا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ برابر ہے ان کے واسطے ءَ اَنْذَرْتَهُمْ کیا آپ ان کو ڈرائیں اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ یا آپ انکو نہ ڈرائیں۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ وہ ایمان نہیں لائیں گے اس آیت کریمہ پر بظاہر دو اعتراض ہوتے ہیں ایک یہ کہ جب رب تعالیٰ کو علم تھا کہ یہ نہیں مانیں گے ڈرانا اور نہ ڈرانا ان کے حق میں بالکل برابر ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے ذمہ ایسا کام کیوں لگایا مفسرین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اس کا یہ جواب دیتے ہیں قاضی بیضاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ان کے واسطے برابر ہے کہ ان کے حق میں بیان مفید نہیں ہے مگر نبی علیہ السلام کے حق میں بیان مفید ہے کہ ثواب ملے گا یہ نہیں فرمایا کہ سَوَآءٌ عَلَیْکَ اگر سَوَآءٌ عَلَیْکَ ہوتا کہ تیرے واسطے برابر ہے تو پھر بات الگ تھی آپ جو بیان کرتے ہیں اس کا ثواب آپ کو ملنا ہی ملنا ہے کوئی مانے یا نہ مانے مبلغ جو حق کی تبلیغ کرتا ہے وہ جو بیان کرے گا اس کو بیان کا ثواب ملے گا اگر کوئی خوش قسمت مان لے تو نورٌ علیٰ نور۔ نہیں مانتا تو بیان کرنے والا کے اجر میں کوئی کمی نہیں تو سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ فرمایا ہے سَوَآءٌ عَلَیْکَ نہیں فرمایا۔ ان کے حق میں برابر ہے کہ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔ دوسرا اعتراض یہ کہ فرمایا لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ حالانکہ بہت سارے کافر ایمان لائے۔ صحابہ پہلے تو کافر ہی تھے۔ مشرک ہی تھے پھر کیوں فرمایا لَا یُؤْمِنُوْنَ کہ ایمان نہیں لائیں گے تو مفسرین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لَا یُؤْمِنُوْنَ کا مصداق۔ وہ ہیں جن کا خاتمہ کفر پر ہوا ہے۔ ابوجہل ہے، ابولہب ہے، عتبہ ہے شیبہ ہے، ولید ہے اور بہت سارے کافر ہیں۔ عاص بن وائل ہے جن کا خاتمہ کفر پر ہوا انہوں نے عقیدہ نہیں بدلا۔ باقی جن کا خاتمہ ایمان پر ہوا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پہلے کافر ہی تو تھے پھر مسلمان ہوئے۔ وہ اس میں داخل نہیں ہیں۔

سلسلہ نمبر 5

علم حدیث

حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب مدظلہم
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
صدر جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

باسمہ تعالیٰ۔ الحمدلله ربّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی اٰله واصحابه واتباعه اجمعین اما بعد۔

درجہ علم حدیث:

اس میں دوقول ہیں کہ علم حدیث اور علم تفسیر یعنی قرآن پاک کے معنی بیان کرنے کا علم ان دونوں میں سے کس کا درجہ اونچا ہے۔

(1) علم تفسیر کا درجہ اونچا ہے کیونکہ اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کے کلام سے ہے اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقام نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونچا ہے اس لیے اس علم کا درجہ بھی اونچا ہے جس کا تعلق اللہ تعالیٰ کے کلام سے ہے۔

(2) علم حدیث کا درجہ اونچا ہے دو وجہ سے ایک وجہ یہ ہے کہ علم تفسیر تو علم حدیث کا حصہ ہے کیونکہ حدیث کی کتاب میں کتاب التفسیر کے نام سے تفسیر کی حدیثیں بھی جمع کی جاتی ہیں پس کل کا درجہ اونچا ہے جز سے۔ دوسری وجہ یہ ہے علم حدیث کا موضوع یعنی وہ چیز جس کے حالاتِ خصوصی علم حدیث میں بیان کیے جاتے ہیں یہ موضوع ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس لحاظ سے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور علم تفسیر کا موضوع الفاظ قرآن مجید ہیں اس لحاظ سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا مقصد ظاہر کریں۔ اب اللہ تعالیٰ کے کلام میں دو درجے ہیں کلام نفسی کا درجہ جیسے کوئی گفتگو کرنے والا مضمون دل میں سوچے یہ درجہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونچا ہے لیکن یہ علم تفسیر کا موضوع نہیں ہے دوسرا درجہ ہے کلام لفظی کہ اللہ تعالیٰ گفتگو فرماتے ہیں اس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکت اونچی ہے۔ اور یہی کلام لفظی علم تفسیر کا موضوع ہے پس جب علم حدیث کا موضوع علم تفسیر کے موضوع سے اونچا ہے تو علم حدیث بھی علم تفسیر سے اونچا ہوگیا۔ یہ دوسرا قول ہی زیادہ اونچا شمار کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ نصیب فرماویں۔ آمین واٰخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا المرسلین وعلی اٰله واصحابه واتباعه اجمعین۔

محمد سرور عفی عنہ

ملفوظات حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

از جناب علی بہادر صاحب ہٹول

غیبت کی وجہ کبر ہے (قسط نمبر 2)

کیونکہ جب کوئی شخص اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا سمجھے تو اس کا برائی کرے گا۔ اور چونکہ نفس کو تکبر کرنے میں مزہ آتا ہے۔ اس لیے غیبت کر کے دل کو برا نہیں لگتا۔ جب فخر کے ساتھ گناہ ہوتا ہے تو دل خوش ہوگا اور گناہ پر فخر کرنا سخت گناہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حدیث میں غیبت کو زنا سے بدتر کہا گیا ہے کیونکہ زنا کا خاصہ ہے کہ اس سے انسان کے دل میں ندامت اور شرمندگی پیدا ہوتی ہے اس لیے کھلم کھلا زنا نہیں کرتا۔ چھپ چھپا کر پردہ میں کیا جاتا ہے بلکہ زنا کر کے انسان خود عورت کی نظروں میں بھی اپنے آپ کو ذلیل سمجھتا ہے۔ جب یہ حالت ہو تو زنا پر فخر نہیں کر سکتا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ زنا میں صرف خدا کا گناہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہیں معاف کر سکتے ہیں اور غیبت کرنے میں خدا کا بھی گناہ ہے اور بندے کا بھی حق ہے اس کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک معاف نہیں فرمائیں گے جب تک کہ وہ شخص معاف نہ کرے۔ جس کی غیبت کیا ہے۔

بندہ محتاج ہے نہ معلوم قیامت میں اس شخص کی ساری نیکیاں اُس شخص کو مل جائے۔ جس کی غیبت کیا ہے۔ تو یہ شخص خالی ہاتھ رہ جائے گا۔ اس لیے اس گناہ سے بچنے کی بہت ہی فکر چاہیے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ کبر کا مادہ نکالے۔ اس کے بغیر غیبت نہیں چھوٹ سکتی۔

تکبر ہوتے ہوئے اگر غیبت چھوٹے گی بھی دو، چار دن سے زیادہ نہیں چھوٹے گی۔ اگر کبر کا مادہ اندر موجود ہے وہ پھر اس کو اسی میں مبتلا کرے گا افسوس یہ ہے کہ آج کل ہم لوگوں نے دین فقط تسبیحوں، اور نفلوں کو سمجھ لیا ہے۔ دل کی اصلاح کو ضروری نہیں سمجھتے اور میں سچ کہتا ہوں کہ دل کی اصلاح کے بغیر ظاہری اعمال بھی درست نہیں ہو سکتے۔ اور دل کی اصلاح کی یہی طریقہ ہے کہ اپنے اندر خدا کی محبت، اور خوف اور آخرت کی فکر کو پیدا کیا جائے۔ جب دل پر محبت اور خوف اور فکر سوار ہو جائے تو بہت جلد دل کی اصلاح کی امید ہے۔

امراض دل کی زیادہ تر وجہ بے فکری ہے۔ جب دل فکر سے خالی ہوتا ہے تو اس میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں مگر فکر سے مراد فکر آخرت ہے۔ اور دنیا کی فکر اس کے لیے زہر ہے۔

(کتاب موت وحیات حکیم الامت، مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ علیہ قدس سرہ العزیز صفحہ نمبر 54)

اولیاء اللہ کے اخلاق و اقوال

قیام اللیل

از مولانا عبدالرحمٰن
مدرس جامعہ اشرفیہ و جامعہ عبداللہ بن عمر

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ وہ گرمی ہو یا جاڑا ہر حال میں قیام لیل مداومت کرتے اور یوں سمجھتے کہ گویا ان پر فرض ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ جو فقیر رات کو نیند کے غلبہ کے بغیر سو جائے اسے طریقت سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اس خلق سے بہت سے فقراء غافل ہیں اور وہ عوام اور اہل دنیا کی طرح تمام رات آرام کے ساتھ سوتے ہیں۔ شب بیداری سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ تم شب بیداری کا التزام کرو۔ کیونکہ یہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریق ہے اور اس سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اور اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور انسان گناہ سے رُکتا ہے اور جسم سے بیماری زائل ہو جاتی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ اے داؤد جو شخص میری محبت کا دعویدار ہے اور جب رات ہوتی ہے تو سو جاتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اُس شخص پر فخر کرتا ہے جو سردی کے دنوں میں تہجد کے لیے اُٹھے اور فرماتا ہے کہ دیکھو میرا بندہ لحاف میں سے نکلا اور اس نے میری خاطر دنیا کو اور اپنی پیاری بیوی کو ترک کیا اور میرا کلام پڑھ کر مجھ سے ہم کلام ہوا تم گواہ رہو کہ میں نے اُسے بخش دیا۔

بشر حافی۔ ابو حنیفہ۔ مالک بن دینار۔ سفیان ثوری۔ ابراہیم بن ادہم رحمہم اللہ مرتے دم تک ہمیشہ تمام رات قیام کرتے رہے ہیں۔ ایک دفعہ لوگوں نے بشر حافی سے کہا کہ آپ رات کو ایک گھڑی بھی آرام نہیں کرتے' انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اتنا قیام فرماتے کہ آپ کے پائے مبارک ورم کر جاتے تھے۔ اور ان میں سے خون ٹپکنے لگتا تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے تھے تو پھر میں کیسے سو سکتا ہوں جب کہ مجھے یہ علم بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا ایک گناہ بھی معاف کیا ہے یا نہیں۔

گنہگار پر رات کا قیام بوجھ ہوتا ہے: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے جو شخص قیام لیل کو ترک کرتا ہے وہ کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ایسا کرتا ہے۔ پس تم ہر شب غروب کے وقت اپنے نفس کی پڑتال کرو اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں توبہ کرو تاکہ رات کو قیام کرسکو۔ وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ رات کا قیام اس شخص پر بوجھل ہوتا ہے جس کو گناہوں نے بوجھل کر رکھا ہے۔

ابراہیم بن ادھم کی نصیحت: ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کسی نے کہا کہ میں رات کو قیام نہیں کرسکتا مجھے اس کا علاج بتائیں۔ انہوں نے فرمایا دن میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرو وہ تجھے رات کو اپنے سامنے کھڑا کرلے گا۔ کیونکہ رات میں اس کے سامنے کھڑا ہونا بڑے شرف کی بات ہے اور عاصی (گنہگار) اس شرف کا مستحق نہیں ہے۔

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جب رات کو تجلی فرماتا ہے تو کہتا ہے کہاں ہیں وہ جو دن میں میری محبت کا دعویٰ کرتے ہیں؟ کیا ہر دوست اپنے دوست سے خلوت کرنا پسند نہیں کرتا۔ دیکھو میں صبح تک اپنے دوستوں کو جھانکتا ہوں کہ وہ میرے حضور میں مجھ سے بالمشافہ باتیں کریں میں کل جنت میں اپنے دیدار سے اُن کی آنکھوں کو ٹھنڈا کروں گا۔

صہیب عابد رحمہ اللہ: بصرہ کی ایک کے غلام تھے وہ تمام رات قیام فرمایا کرتے تھے ایک دن اُن کی مالکہ نے کہا تجھے رات کو قیام کرنا دن کے کاموں میں تکلیف دے گا۔ انہوں نے فرمایا میں کیا کروں؟ جب جہنم کو یاد کرتا ہوں تو میری نینداُڑ جاتی ہے۔

ازھر بن مغیث کا خواب: ازھر بن مغیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے میں نے ایک رات خواب میں ایک نہایت حسین وجمیل جنتی حور دیکھی۔ میں نے دریافت کیا تو کس کے لیے ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ اُس شخص کے لیے جو سردی کی راتوں میں قیام اللیل (رات کا قیام) کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مبارک اور اہم قیام کی اور کم از کم تہجد کی نماز پڑھنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین ثم آمین

اہل حق علماء کرام مشائخ عظام اور مجاہدین، مبلغین، معلمین اور متعلمین کی صحت وحفاظت کیلئے خصوصی دعاؤں کی ضرورت ہے۔

زندگی کی قدر و قیمت پہچانیئے

حضرت مولانا
مفتی محمد عاشق الٰہی صاحب مدنی
رحمۃ اللہ علیہ

رات دن کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں۔ ان میں سے عام طور پر تجارت یا سروس اور محنت و مزدوری میں آٹھ گھنٹے خرچ ہوتے ہیں۔ باقی سولہ گھنٹے کہاں جاتے ہیں؟ ان میں سے مجموعی حیثیت دو تین گھنٹے نماز کے اور کھانے کے باقی وقت ضائع ہو جاتا ہے' اور یہ ضائع بھی ان کے بارے میں کہا جاسکتا ہے جو گناہوں میں مشغول نہ ہوں کیونکہ جو وقت گناہوں میں لگا وہ تو وبال ہے اور باعث عذاب ہے۔ مسلمان آدمی کو آخرت کی نجات کے لیے اور وہاں کے رفعِ (بلندیٔ) درجات کے لیے فکر مند رہنا لازم ہے۔ لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ ملازمتوں سے ریٹائرڈ ہو گئے کاروبار لڑکوں کے سپرد کر دیئے' دنیا کمانے کی ضرورت بھی نہیں رہی' بہت کرتے ہیں فرض نماز پڑھ لیتے ہیں یا پوتی پوتا کو گود میں لے لیتے ہیں اس کے علاوہ سارا وقت یونہی گذر جاتا ہے کہیں بیٹھ کر باتیں کر لیں' اخبار پڑھ لیا' دنیا کی خبروں پر تبصرہ کر لیا بس یہی مشغلہ رہ جاتا ہے اور گناہوں میں جو وقت خرچ ہوتا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ حالانکہ یہ وقت بڑے اجر و ثواب کے کاموں میں لگ سکتا ہے ذکر میں' تلاوت میں' درود شریف پڑھنے میں' اہل خانہ کو نماز سکھانے اور دینی اعمال پر ڈالنے اور تعلیم (دینیہ) و تبلیغ میں سارا وقت خرچ کریں تو آخرت کے عظیم درجات حاصل ہونے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ پچاس پچپن سال کی عمر میں ریٹائرڈ ہوئے' کاروبار سے فارغ ہوئے اس کے بعد برسہا برس تک زندہ رہتے ہیں۔ بہت سے لوگ اسی سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عمر پاتے ہیں۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد یہ پچیس تیس سال کی زندگی یونہی لایعنی باتوں بلکہ غیبتوں میں' تاش کھیلنے میں' ٹی وی دیکھنے میں اور وی سی آر سے لطف اندوز ہونے میں گزار دیتے ہیں نہ گناہ سے بچتے ہیں نہ لایعنی باتوں اور کاموں سے پرہیز کرتے ہیں یہ بڑی محرومی کی زندگی ہے اور گناہ تو باعث عذاب اور وبال ہیں ہی۔

(ماخوذ از یادگار اسلاف)

اہل تقویٰ کیلئے انعامات

مولانا محمد نوید خان صاحب
مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر

جو شخص گناہوں سے بچتا ہے یعنی تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کو بہت سارے انعامات سے نوازا جاتا ہے جن میں سے چند یہ ہیں۔

1- ہر کام میں آسانی: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا" کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے اس کے سب کام آسان کردیں گے۔

2- مصائب سے خروج: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا" کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت سے جلد نکال دیں گے۔

3- بے حساب رزق: وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اللہ تعالیٰ ایسے راستے سے اس کو روزی دیں گے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوگا۔

4- نورِ سکینہ: هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ. جو شخص تقویٰ سے رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو نورِ سکینہ عطا کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ ہر وقت باخدا رہتا ہے۔ ایک لمحہ کو اللہ کو نہیں بھول سکتا۔ اس کو گناہ میں موت نظر آتی ہے۔

5- پُر لطف زندگی: فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً. اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم اعمال صالحہ کرو گے تو ہم تم کو ضرور بالضرور بالطف زندگی دیں گے۔

6- عزت و اکرام: اللہ تعالیٰ اس کو عزت و اکرام بھی عطا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے تمہارے جو خاندان و قبائل بنائے ہیں ان کا مقصد محض تعارف ہے عزت ان میں نہیں ہے اس کے بعد فرماتے ہیں اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ معزز وہ ہیں جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ دنیا میں بھی تقویٰ والا معزز رہتا ہے لوگ اس سے دعا کراتے ہیں۔

7- اللہ کی ولایت کا تاج: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ کہ اگر تم تقویٰ سے رہو گے تو ہم تمہاری غلامی کے سر پر اپنی دوستی کا تاج رکھدیں گے یعنی تم کو ولی اللہ بنالیں گے۔

8- نورِ فارق: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ اس آیت میں تین انعامات کا ذکر ہے کہ تقویٰ کی برکت سے حق تعالیٰ تمہارے دل میں ایک نور ڈال دے گا جس سے تم ذوقاً و وجداناً حق و باطل اور نیک و بد کا فیصلہ کرسکو گے۔

9- کفارۂ سیئات: یہ مذکورہ آیت میں دوسرا انعام ہے کہ جو خطائیں اور لغزشیں اس سے سرزد ہوتی ہیں دنیا میں ان کا کفارہ اور بدل کردیا جاتا ہے یعنی اس کو ایسے اعمال کی توفیق ہوجاتی ہے جو اس کی سب لغزشوں پر غالب آجاتے ہیں۔

10- آخرت میں مغفرت: یہ مذکورہ آیت میں تیسرا انعام ہے کہ آخرت میں مغفرت اور سب گناہوں کی معافی ہے۔ (ماخوذ از انعامات تقویٰ مولانا حکیم اختر صاحب مدظلہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں تمام گناہوں سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین

موانع یعنی وہ کام جو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے میں رکاوٹ ہیں

حضرت مولانا
مسیح اللہ خان صاحب
رحمہ اللہ

یوں تو جتنے بھی گناہ اور تعلقات اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہیں سب اس راہِ سلوک کے ڈاکو ہیں مگر چند بہت زیادہ نقصان دینے والی چیزوں کو بیان کیا جاتا ہے جن سے سالک کو بے حد پرہیز کرنا چاہیے ورنہ تو ساری محنت رائیگاں اور بے کار جائے گی۔

(1) ایک مانع مخالفت سنت ہے، افسوس اس زمانے میں رسوم وبدعات کی بڑی کثرت ہے اور تصوف بھی ان میں رسول وبدعات کا نام رہ گیا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَایَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْآنِ اِلَّا رَسْمُہٗ (الحدیث، رواہ البیہقی) یعنی عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آوے گا کہ نہ باقی رہے گا اس میں اسلام سے مگر نام ہی نام اور نہ باقی رہے گا قرآن سے مگر صرف خطوط ونقوش۔ (2) یہ کہ غلطی سے کسی بے شرع پیر سے بیعت کر لی اب ساری عمر اس کو نباہتا رہے جب وہ خود واصل نہیں تو اس کے کیسے واصل کرے گا۔ (3) یہ کہ لڑکوں اور غیر محرم عورتوں کو دیکھنا یا اُن کے پاس بیٹھنا اٹھنا ہے جواہر غیبی میں لکھا ہے کہ ایک شخص طواف کرتا جاتا تھا اور کہتا تھا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْکَ یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیری پناہ میں آتا ہوں کسی نے اس کا حال دریافت کیا کہنے لگا ایک بار کسی حسین بے ریش لڑکے کو نظرِ شہوت سے دیکھا اسی وقت غیب سے ایک طمانچہ لگا جس سے آنکھ جاتی رہی۔ یوسف بن حسین فرماتے ہیں رَاَیْتُ اٰفَاتِ الصُّوْفِیَہ فِیْ صُحْبَۃِ الْاَحْدَاثِ وَمُعَاشَرَۃِ الْاَضْدَادِ وَرِفْقِ النِّسْوَانِ یعنی دیکھا میں نے آفاتِ صوفیہ کو بے ریش لڑکوں کے میل جول کرنے اور ناجنسوں سے ملنے میں اور عورتوں یعنی غیر محرم عورتوں سے نرمی برتنے میں۔ شہوت بالنساء سے زیادہ اشد بے ریش لڑکوں کی شہوت ہے۔ تو اس سے بچنا چاہیے نیز ایک حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں فرماتے جو کسی مرد سے لواطت کرے (الحدیث) بعض لوگ ایسے ہیں جو شہوت سے پاک وصاف ہیں مگر ان میں اکثر نظر کے مرض میں مبتلا ہیں حالانکہ زنا آنکھوں سے بھی ہوتا ہے اس سے بھی بہت کم لوگ احتیاط کرتے ہیں حالانکہ نظر فعل کا مقدمہ ہے اور فتنہ کا

قاعدہ ہے کہ حرام فعل کا مقدمہ بھی حرام ہوتا ہے' خوب اچھی طرح سمجھ لیں۔ (4) ایک مانع زبان درازی اور دعوئی کمالات یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ گستاخی اور بے ادبی ہے جیسے بعض جاہل پیر کرتے ہیں۔ (5) ایک مانع یہ ہے کہ شیخ کی تعلیم کے علاوہ از خود مجاہدہ کرنا کہ چند روز میں گھبرا کر وہ تھوڑا تعلیم کیا ہوا بھی چھوٹ جاتا ہے۔ چنانچہ بہت سے لوگوں کو ایسا اتفاق ہوا اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال میں اتنا اختیار کرو کہ اکتاؤ نہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نہیں اُکتاتا جب تک تم نہ اکتا جاؤ۔ (6) ایک مانع مجاہدات کے ثمرات میں عجلت اور تقاضا کرنا ہے کہ اتنے دن مجاہدہ کرتے ہو گئے اب تک کچھ نتیجہ نہیں ہوا پھر اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ یا تو شیخ سے بداعتقاد ہو جاتا ہے یا مجاہدہ کو ترک کر دیتا ہے طالب کو سمجھنا چاہیے کہ کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو دفعۃً حاصل ہو جاتی ہو۔ دیکھو یہی شخص خود کسی وقت بچہ تھا کتنے دنوں میں جوان ہوا پہلے جاہل تھا' کتنے دنوں میں عالم ہوا غرض عجلت و تقاضا اپنے شیخ پر فرمائش ہے جو بہت مضر ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر ایسا شخص اپنے رہبر پر قناعت نہیں رکھتا۔ ہر کس و ناکس سے چارہ جوئی کرتا ہے۔ اور پھر ہر جائی ہونے کی وجہ سے اس کے اوپر سے شیخ کی عنایت و لطف بھی جاتا رہتا ہے اور پھر مزید برآں یہ کہ جس چیز کو جلدی چاہتا ہے اس کا حصول اختیار سے خارج ہوتا ہے اس سے اور بھی پریشانی بڑھتی ہے غرض ظاہراً و باطناً ہر طرح سے برائی ہی برائی ہاتھ آتی ہے۔ (7) ایک مانع شیخ سے محبت وعقیدت میں فتور ڈالنا یا اس سے بھی بڑھ کر شیخ کا رنجیدہ کرنا اور اس کو ایذا پہنچانا ہے کہ اس سے مناسبت باقی نہیں رہتی اور بدون مناسبت کے طالب کو نفع نہیں ہوسکتا اور مناسبت شیخ کے یہ معنی ہیں کہ شیخ سے مرید کو اس قدر رائفیت وعقیدت ہو جائے کہ شیخ کے کسی قول وفعل وحال سے مرید کے دل میں طبعی نکیر نہ پیدا ہو گو یہ عقیدت عقلی ہی ہو یعنی شیخ کی سب باتیں مرید کو پسند ہوں' اور یہی مناسبت بیعت کی شرط ہے لہٰذا اس کا بہت اہتمام چاہیے اس کی سخت ضرورت ہے۔ جب تک یہ نہ ہو مجاہدات' ریاضات' مراقبات و مکاشفات سب بیکار ہیں کوئی نفع نہ ہوگا۔ اگر طبعی مناسبت نہ ہو تو عقلی پیدا کرلی جائے۔ اس پر نفع موقوف ہے' اسی لیے جب تک پوری طرح مناسبت نہ ہو بیعت نہ کرنا چاہیے۔ جب پوری طرح محبت و مناسبت ہو جائے اس وقت پیر سے بیعت زیادہ نافع ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان موانع سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین یارب العالمین۔

(شریعت وتصوف)

اعضائے وضو دھوتے وقت کی دُعائیں

حضرت مولانا
محمد موسیٰ روحانی بازی
قدس سرہٗ

کتب فقہ میں وضو میں ہر عضو دھوتے وقت بعض دُعائیں منقول ہیں۔ وہ دُعائیں سلف صالحین نے ذکر کی ہیں۔ احادیث صحیحہ مرفوعہ سے وہ ثابت نہیں ہیں۔ بغیر التزام (پابندی) اگر ان دُعاؤں کو گاہے بگاہے پڑھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ معنی کے اعتبار سے یہ بڑی اچھی دُعائیں ہیں۔

وضو شروع کرنے سے پہلے کی دُعاء:
بسم اللہ پڑھنے کے بعد یہ دُعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے پانی کو پاک بنایا"۔

کلی کرتے وقت کی دُعاء: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَتِلَاوَةِ کِتَابِکَ. "اے اللہ! تو میری مدد فرما اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی کتاب کی تلاوت میں"۔

ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دُعاء:
اَللّٰهُمَّ لَاتُحَرِّمْنِیْ مِنْ رَائِحَةِ نِعَمِکَ وَجِنَانِکَ. "اے اللہ تو مجھے اپنی نعمتوں اور اپنی جنتوں کی خوشبو سے محروم نہ فرما"۔

چہرہ دھوتے وقت کی دُعاء: اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ. "اے اللہ! تو میرا چہرہ روشن رکھنا جس دن بعض چہرے روشن ہوں گے اور بعض تاریک ہوں گے"۔

دایاں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوتے وقت کی دُعاء: اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا. "اے اللہ! میرا اعمال نامہ میرے دائیں ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسان لینا"۔

بایاں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوتے وقت کی دُعاء: اَللّٰهُمَّ لَاتُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ. "اے اللہ میرا اعمال نامہ میرے بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ میری پشت کے پیچھے دینا"۔

سر کا مسح کرتے وقت کی دُعاء: اَللّٰهُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ. "اے اللہ! تو مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرما"۔

کانوں کا مسح کرتے وقت کی دُعاء: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ. "اے اللہ! تو مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو بات سن کر اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں"۔

گردن کا مسح کرتے وقت کی دُعاء: اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ. "اے اللہ! تو میری گردن کو آگ سے آزاد فرما"۔

دونوں پاؤں دھوتے وقت کی دُعاء: اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ. "اے اللہ! مجھے پل صراط پر اس دن ثابت قدم رکھنا جس روز بہت سے قدم پھسل جائیں گے"۔ (ماخوذ از ریاض السنن ۱/۳۰)

(انتخاب و ترجمہ: مولانا محمد طیب صاحب لاہور)

غیرتِ ایمانی

مولانا محمد عبداللہ شیرازی صاحب
(مدرس جامعہ عبداللہ بن عمرؓ لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک وتعالٰی نے انسان پر بے شار انعامات فرمائے ہیں ان انعامات کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنے دل کو اللہ تبارک وتعالٰی کی یاد سے آباد رکھے لیکن اگر کبھی ایسا ہوجائے کہ دنیا کی محبت انسان کو اللہ تبارک وتعالٰی کی یاد سے غافل کر دے تو اللہ تبارک وتعالٰی کی محبت اور عظمت اور ان کے انعامات کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اس چیز کو اللہ تعالٰی کی راہ میں خیرات کر دے۔ اور حضرات صوفیاء کرام کی اصطلاح میں اسے غیرت کہا جاتا ہے۔(معارف القرآن)

سورۃ ص کی آیت نمبر 31 اور 32 میں اللہ تعالٰی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ نقل فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام گھوڑوں کی دیکھ بھال میں مشغول ہو گئے جو انہوں نے جہاد کے لیے پال رکھے تھے اس مشغولیت کی وجہ سے ان کی عصر کی نماز میں تاخیر ہوگئی متنبہ ہونے پر آپ نے ان تمام گھوڑوں کو ذبح کر ڈالا ان کی قربانی کر دی (ان کی شریعت میں گھوڑوں کی قربانی جائز تھی) کہ اس مال کی محبت نے مجھے اللہ کی یاد سے غافل کر دیا۔

قرآن پاک کے اس واقعہ سے اس غیرت کا مستحب ہونا معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے نفس کو سزا دینے کے لیے اپنے اوپر اس قسم کی سزا نافذ کر دے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ایک مرتبہ عصر کی نماز فوت ہوگئی تو انہوں نے نفس کو سزا دینے کے لیے ایک باغ صدقہ کر دیا جس کی قیمت دو لاکھ درہم تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو ایک دن مغرب کی نماز میں دیر ہوگئی تو انہوں نے اپنے نفس کو سزا دینے کے لیے دو غلام آزاد کیے۔

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے جس دن نماز کی جماعت فوت ہوتی تو نفس کو سزا دینے کے لیے ساری رات جاگا کرتے۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک دوران نماز اُن کی نظر ایک پرندے پر پڑ گئی جس کی وجہ سے نماز کی طرف اُن کا دھیان کم رہا تو انہوں نے نفس کو سزا دینے کے لیے اُس باغ کو صدقہ کر دیا۔

اللہ تعالٰی ہمیں ان کلمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

قسط نمبر 2

ملفوظات حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ

مولانا محمد طیب الیاس صاحب
(مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور)

(1) فرمایا جب تم کوئی قصور (گناہ) کر لو تو جلد توبہ کر لو اور لوگوں کے سامنے معذرت پیش نہ کرو کیونکہ لوگوں کے سامنے معذرت کرنا گناہ سے بدتر ہے۔ (2) کسی نے آپ سے نصیحت کی درخواست کی تو فرمایا کہ اگر دوست کی خواہش ہے تو خدا کافی ہے۔ اگر ساتھیوں کی تمنا ہے تو نکیرین (قبر میں سوال کرنے والے دو فرشتے منکر نکیر) بہت ہیں۔ اگر عبرت حاصل کرنا چاہو تو دنیا کافی ہے۔ اگر ہمدردی کی تلاش ہے تو قرآن کافی ہے اگر مشغلہ چاہتے ہو تو عبادت بہت بڑا مشغلہ ہے اور اگر میرے قول نا کافی ہوں (علاج کے لیے) تو جہنم کافی ہے۔ (3) آپ کسی بخیل کو بیماری میں خیرات کرتے دیکھتے تو فرماتے: اللہ! اسے ہمیشہ بیمار رکھے کیونکہ بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہے اور فقراء کے لیے مفید ہے۔ (4) آپ سے کسی نے پوچھا کہ ہم دنیا میں نصیحت یافتہ کب ہو سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب یہ بات سمجھ میں آ جائے کہ دنیا کی ہر چیز کا انجام بربادی ہے اور دنیا دار کو انجام کار مٹی میں جانا ہے۔ (5) فرمایا جو شخص مال کو اپنی ذات کے لیے مفید سمجھتا ہے اس نے گویا مال کو آخرت کے لیے پسند کیا۔ (6) فرمایا "نیک عورت کی علامت" یہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کا خوف ہو اور قناعت سے مالا مال ہو اور سخاوت اس کا زیور ہو اور اس کی عبادت اپنے خاوند کی اطاعت ہو اور اس کی پوری کوشش موت کی تیاری ہو۔ (7) فرمایا لوگوں نے اخلاق میں تین باتیں چھوڑ دیں: (1) دوستوں کے حسن اخلاق کی قدر کرنا۔ (2) ان کے عیوب پوشیدہ رکھنا۔ (3) ان کی تکلیف کو برداشت کرنا۔ (8) فرمایا "مومن کی علامت" یہ ہے کہ عبادات بجا لائے اور اس کے باوجود روتا رہے (کہ معلوم نہیں کہ یہ عبادت درجہ قبولیت بھی پاتی ہیں یا نہیں) اور "منافق کی نشانی" یہ ہے کہ عمل کو بھول جائے اور ہنستا رہے۔ (9) آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ تو فرمایا: خیر و عافیت اس وقت ہوگی جب پل صراط سے عبور ہوگا اور جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ (10) فرمایا "دل کے علاج" کے لیے جنازہ میں شامل ہونا ضروری ہے۔ (11) فرمایا لَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ وَانْظُرْ اِلٰی مَاقَالَ (یعنی جو کہے اس کو نہ دیکھو بلکہ جو کچھ کہے اس کو دیکھو)۔ (12) فرمایا تین عادتیں ہیں کہ اگر کسی مجلس میں ہوں تو اس مجلس والے رحمت سے محروم ہوتے ہیں: (1) جس (مجلس) میں محض دنیاوی امور کا ذکر ہو۔ (2) جس (مجلس) میں بکثرت ہنسی ہو۔ (3) جس (مجلس) میں لوگوں کی غیبت کی گئی ہو۔

(تنبیہ المغترین و تذکرۃ الاولیاء)

بڑا مجاهد

سلسلہ نمبر 11

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین' امابعد.

فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم.

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ

صدق اللّٰہ العظیم.

حق تعالٰی فرما رہے ہیں کہ ہم نے جو باتیں بیان کی ہیں ان میں صبر کرنے والوں اور شکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں' وہ نشانیاں سمجھتے ہیں' عبرت پکڑتے ہیں اور صبر و شکر کرتے ہیں۔ صبر و شکر ان دونوں میں ایک نہ ایک کی ضرورت ہر وقت پیش آتی ہے۔ اس کی مثال حدیث میں آتی ہے کہ دل نہ بھی چاہتا ہو مثلاً سردی ہو' پانی بھی ٹھنڈا ہو پھر بھی تین دفعہ (دھونے والے) اعضاء کو دھوئے تو اس میں بہت بڑا ثواب ہے اگرچہ ایک دفعہ دھونے سے وضو تو ہوجاتا ہے۔ حدیث شریف میں اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ کے الفاظ ہیں۔ ''اسباغ'' کے معنی بہت سے کیے گئے ہیں لیکن قوی اور راجح معنی تثلیث یعنی تین دفعہ اعضاء کو دھونے کے آتے ہیں اور ''مکارہ'' ظرف کا صیغہ ہے یعنی ناپسندیدگی کی جگہ' یعنی جہاں طبیعت ڈرتی ہے ناپسند کرتی ہے' ناگوار ہوتا ہے یا تکلیف محسوس ہوتی ہے لیکن پھر بھی ثواب کے لیے تین دفعہ دھوتا ہے تو اس میں بہت ثواب ہے۔ تو یہاں بھی صبر کی صورت بن گئی کیونکہ صبر کے معنی ہوتے ہیں ''حَبْسُ النَّفْسِ عَلٰی مَاتَکْرَہُ'' کہ نفس کو روکنا اس چیز پر جو نفس پسند نہیں کرتا یعنی نفس کو مجبور کرلیا کہ نہیں یہ کام کرنا ہے ثواب حاصل کرنے کے لیے۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ جب نیکی کرنے کو جی نہیں چاہتا گناہ کرنے کو جی چاہتا ہے جس کو حالت قبض کہتے ہیں تو اس میں بعض لوگ گھبرا جاتے ہیں کہ دس دس سال تک ہم عبادت کرتے رہے پھر اب ایک دم ایسی حالت کیوں پیدا ہوگئی کہ نیکی کرنے کو جی نہیں چاہتا اور گناہ کرنے کو جی چاہتا ہے؟ تو اس حالت میں گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالٰی زیادہ ثواب دینا چاہتے ہیں شوق نہ ہوتے ہوئے' ناگواری اور مشقت کے

باوجود شریعت کا حکم سمجھ کر جب ہم عبادت کریں گے تو اس میں ثواب زیادہ ہے اور اس میں جہاد کا ثواب ملتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ (ترمذی) کہ "بڑا مجاہد تو وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے"۔ نفس گناہ کی طرف لے جانا چاہتا ہے نیکی سے روکتا ہے یہ زبردستی نیکی کرتا ہے اس موقع میں نفس سے جہاد ہوتا ہے اور یہ جہاد کافروں سے جہاد کرنے سے بھی بڑا جہاد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو تمہارے قریب ہیں ان سے جہاد پہلے کرو۔ نفس بہت قریب ہے اس سے جہاد پہلے ہونا چاہیے۔ کافروں سے بعد میں ہونا چاہیے مکی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو تیرہ سال نفس سے جہاد کرنے کی تربیت دی ہے اس کے بعد کافروں سے جہاد کرنے کی اجازت ہوئی ہے۔ اپنے نفس سے جہاد نہ کرنا یعنی گناہ کرنا اور کافروں سے جہاد کرنا اس کو فرعون کا طریقہ شمار کیا گیا ہے۔ فرعون کے بڑے دشمن حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے ان کو تو گھر میں پال رہا ہے اور دوسرے بچوں کو قتل کرا رہا ہے۔ قریب والے کو پال رہا ہے اور دور والوں سے لڑائی کر رہا ہے۔ تو اپنے نفس سے جہاد نہ کرنا گناہ کرنا اور کافروں سے جہاد کرنا یہ فرعون جیسا طرز ہے۔ اس لیے باوجود کئی کئی سال عبادت کرنے کے جب حالت قبض آتی ہے اور نیکی کا بالکل شوق ختم ہو جاتا ہے گناہ کرنے کا شوق بہت زیادہ پیدا ہو جاتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہوتا ہے کہ صرف شوق ہی میں عبادت کرتا ہے یا بے شوقی میں بھی کرتا ہے' تو یہاں بھی ایسا ہی ہے کہ وضو کرنے میں مشقت ہے یا تکلیف ہے تو یہ حالت قبض ہی کی طرح ہے پھر حق تعالیٰ نے ہمیں جو احکام دیے ہیں ان میں بھی ذرا مشقت آتی ہے تاکہ ثواب زیادہ ہو۔ تھوڑے وقت میں ثواب زیادہ ہو جیسے اس امت کی فضیلت کے بارے میں حدیث شریف میں آتا ہے کہ ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کسی کام کے لیے مزدور رکھے اور کہا کہ جو صبح سے لے کر دوپہر تک کام کرے گا اس کو ایک ایک قیراط ملے گا (قیراط چھوٹا سکہ ہوتا ہے) اور جو دوپہر سے لے کر عصر تک کام کرے گا اس کو ایک ایک قیراط ملے گا اور جو عصر سے مغرب تک کام کرے گا اس کو دو دو قیراط ملیں گے چنانچہ یہود نے صبح سے لے کر دوپہر تک کام کیا اور ایک ایک قیراط لیا اور نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک کام کیا اور ایک ایک قیراط لیا۔ اس امت نے عصر سے مغرب تک کام کیا اور دو دو قیراط لیے۔ یہود و نصاریٰ نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں عرض کیا کہ

یا اللہ ان کو دو قیراط حالانکہ انہوں نے تھوڑا سا کام
کیا ہمیں ایک قیراط حالانکہ ہمارا کام زیادہ۔ تو
حق تعالیٰ نے جواب دیا کہ یہ بتاؤ کہ میں نے
تمہاری مزدوری پوری دی ہے کہ نہیں؟ کہا کہ
ہاں پوری دی۔ فرمایا کہ یہ تو میرا فضل ہے کہ جس
کو چاہے زیادہ دوں۔ تو حالت قبض میں بھی یہی
ہوتا ہے کہ تھوڑے وقت میں ثواب زیادہ کیونکہ
نفس کی مخالفت میں ثواب بڑھ جاتا ہے یہ ان کا
انعام ہے وہ تو ہمیشہ شفقت و رحمت ہی کرتے
ہیں کوئی بھی حالت ہو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے
آتی ہے اس میں رحمت ہی رحمت ہے شفقت ہی
شفقت ہے۔ باپ کو اتنی شفقت نہیں ہوتی اولاد
پر جتنی حق تعالیٰ کو مخلوق پر شفقت ہے۔ مسلمانوں
پر اللہ تعالیٰ کی شفقت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار
قرآن پاک میں ہمیں باتیں سمجھاتے ہیں۔
باپ کو تو پھر بھی کچھ نہ کچھ اپنی بھی غرض ہوتی
ہے۔ چلو اب میں اس کو پالوں گا جب میں بوڑھا
ہو جاؤں گا یہ میری خدمت کرے گا بعض کو یہ
غرض ہوتی ہے کہ میرا نام روشن کرے گا۔ اللہ
تعالیٰ کو کوئی غرض نہیں وہ نیکی کا حکم کرتے ہیں ہم
نیکی کرتے ہیں تو ہمارا ہی فائدہ ہے گناہوں سے
بچاتے ہیں ہمارا ہی فائدہ ہے۔ جیسا کہ حدیث
شریف میں آتا ہے کہ تمام جن و انس اگر انتہائی
درجے کے متقی و پرہیزگار بن جائیں تو حق تعالیٰ
کے خزانے میں کوئی زیادتی نہیں ہوتی اور اگر تمام
جن و انسان انتہائی بدبخت بن جائیں تو اللہ تعالیٰ
کے خزانے میں کمی نہیں ہوتی۔ ایک جگہ فرمایا
مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ
کہ ہم نے تمہیں عذاب دے کر کرنا ہی کیا ہے تو
عذاب دینے میں اور ثواب دینے میں اللہ تعالیٰ کو
کوئی غرض نہیں، فائدہ ہے تو ہمارا ہے۔ تو ہر حالت
میں ان کی شفقت ظاہر ہوتی ہے قبض میں بھی بسط
میں بھی۔ زیادہ احکام واضح رکھے اور کچھ فقہاء
کے درجے بلند کرنے کے لیے ذرا باریک رکھے
جو فقہاء سمجھ لیتے ہیں اور سمجھ کر ہمیں بتادیتے ہیں۔
اس لیے انجام کار بلاواسطہ یا فقہاء کے ذریعے
سے دین کے سارے کام واضح ہیں، روشن ہیں۔
اس وجہ سے فرمایا کہ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا کہ دین میں
رات نہیں ہے یہاں رات بھی دن کی طرح ہے۔
یہ بھی ان کی مشقت ہے کہ دین کے احکام ظاہر
فرمادیئے شفقت ظاہر ہونے کے موقع میں شکر
ضروری ہے اور کچھ مشقت ہو تو صبر ضروری ہے۔
صبر اور شکر یہ دونوں عبادتیں ایسی ہیں کہ ہر وقت
ان دونوں میں سے کوئی نہ کوئی واجب ہوتی ہے
اور یہ دونوں اخلاق میں سے ہیں معلوم ہوا کہ
اخلاق کی اصلاح نہایت ضروری ہے۔ دُعا
فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کے سب شعبوں
میں پابندی کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین

مہمانی و میزبانی کے آداب

حافظ عبدالغفور
متعلم جامعہ اشرفیہ لاہور

مہمانی کے آداب: (1) جب کہیں مہمان جائیں تو حسب حیثیت میزبان یا میزبان کے بچوں کے لیے تحفے تحائف لے کر جائیں اس سے محبت بڑھتی ہے۔ (2) مہمان بن کر تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں ہاں اگر میزبان شدید اصرار کرے تو الگ بات ہے۔ (3) جن کے ہاں مہمان بنے ہیں واپسی پر ان کو اپنے گھر آنے کی دعوت دیں۔ (4) میزبان کی مصروفیت کا خاص لحاظ رکھنا چاہیے کہ کہیں اس کی مصروفیت اور گھر کی ذمہ داریاں متاثر نہ ہوں۔ (5) میزبان سے زیادہ مطالبات نہ کریں بلکہ وہ از خود جو خاطر مدارت کرے اس پر شکریہ ادا کریں۔ (6) اگر میزبان کی خواتین نامحرم ہوں تو میزبان کی عدم موجودگی میں بلاوجہ ان سے گفتگو نہ کرنی چاہیے اور نہ ہی ان کی گفتگو کی طرف کان لگانا چاہیے اور بے پردگی سے ضرور بچتے رہنا چاہیے۔ (7) اگر میزبان کھانے کی کوئی چیز کھانے کے دوران آگے بڑھائے تو بقدر ضرورت اس میں سے لے لینی چاہیے ترش روئی سے واپس کر دینا اور یہ کہنا کہ مجھے یہ پسند نہیں یہ ناشائستہ حرکت ہے۔ (8) کھانے کے وقت گھر پر حاضر رہنا چاہیے تاکہ میزبان کو انتظار کی زحمت نہ ہو۔ (9) دسترخوان اور اس کی طرز ترتیب پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ (10) کھانے کے بعد میزبان کے لیے یہ دُعا کرنی چاہیے اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ (ترجمہ) تمہارے ہاں روزہ دار روزہ افطار کریں نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے مغفرت کی دُعا کریں۔

میزبانی کے آداب: (1) مہمان کے آنے پر بڑی فراخدلی سے خوش آمدید کہنا چاہیے۔ (2) مہمان کے آنے پر اس کے گھر خاندان اور سفر وغیرہ کی خیریت معلوم کرنی چاہیے۔ (3) مہمان کے آتے ہی اس کی انسانی ضروریات کا احساس کرنا چاہیے مثلاً رفع حاجت کے متعلق پوچھا جائے اور ہاتھ منہ دھونے کا انتظام کیا جائے۔ (4) دل کھول کر مہمان کی خاطر تواضع کی جائے اور جو حیثیت کے بقدر اچھا سے اچھا میسر ہو مہمان کے سامنے فوراً رکھ دینا چاہیے۔ (5) کھانے کے لیے یہ نہ پوچھا جائے کہ آپ کے لیے کھانا لاؤں بلکہ جو کچھ موجود ہو لا کر سامنے رکھ دیا جائے۔ (6) کھانے کے لیے جب ہاتھ دھلائیں تو پہلے خود ہاتھ دھو کر تیار ہو جانا چاہیے پھر مہمان کے ہاتھ دھلائیں۔ (7) مہمان کی خدمت کو اپنا اخلاقی فریضہ سمجھنا چاہیے نہ یہ کہ مہمان کو اپنے ملازم یا بچوں کے حوالے کر دیا جائے۔ (8) مہمان کے لیے خوب ایثار سے کام لینا چاہیے خود تکلیف اُٹھا کر اسے آرام پہنچائے۔ (9) تین دن تک خوب شوق اور ولولے کے ساتھ میزبانی کے تقاضے پورے کرے اگر تین دن کے بعد بھی خدمت کی ضرورت ہو تب بھی خدمت کرنا صدقے کا ثواب ہے۔ (10) اگر کبھی مہمان نے میزبان کے ساتھ بے مروتی اور روکھے پن کا اظہار کیا ہو تب بھی میزبان کو انتہائی فراخدلی کا ثبوت دینا چاہیے۔

(ماخوذ از آدابِ زندگی)

مصیبتوں کی جب ایسی قیامت ٹوٹ پڑے... تو... صبر...

مولانا محمد شعیب صاحب
(فاطمہ مسجد لاہور)

مشہور تابعی حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصائب و تکالیف پر بہت صبر کرنے والے تھے صبر و استقامت کے پیکر تھے ایک مرتبہ ولید بن یزید سے ملنے دمشق روانہ ہوئے تو چوٹ لگ کر پاؤں زخمی ہو گیا درد کی شدت سے چلنا دوبھر ہو گیا' سخت تکلیف کے باوجود ہمت نہیں ہاری اور دمشق پہنچ گئے ولید نے فوراً طبیبوں کو بلوایا' انہوں نے زخم کا بغور جائزہ لینے کے بعد پاؤں کاٹنے کی رائے پر اتفاق کیا' حضرت عروہ کو جب اس کی اطلاع کی گئی تو انہوں نے منظور کر لیا مگر پاؤں کاٹنے سے پہلے بےہوشی کے لیے نشہ آور دوا کے استعمال سے یہ کہہ کر صاف انکار کر دیا کہ میں کوئی لحہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت میں نہیں گزار سکتا۔ چنانچہ اسی حالت میں آرہ گرم کر کے انکا پاؤں کاٹ دیا گیا اور انہوں نے کسی قسم کی تکلیف کا اظہار نہ کیا پھر اپنا کٹا ہوا پاؤں سامنے رکھ کر فرمایا کیا غم ہے اگر مجھے ایک عضو کے بارے میں آزمائش میں ڈال کر باقی اعضاء کے سلسلے میں امتحان سے بچا لیا گیا ہے ابھی وہ اتنا ہی کہہ پائے تھے کہ انہیں خبر ملی کہ ان کا ایک بیٹا چھت سے گر کر انتقال کر گیا ہے انہوں نے "اِنَّـا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن" پڑھی اور فرمایا "اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے ایک جان لی اور کئی جانوں کو سلامت رکھا"۔ (کیونکہ باقی بیٹے سلامت تھے)۔

اس واقعہ کے بعد ولید کے پاس قبیلہ عبس کے کچھ لوگ آئے جن میں ایک بوڑھا اور آنکھوں سے اندھا شخص بھی تھا ولید نے اس سے اس کا حال پوچھا اور اس کی بینائی کے ختم ہونے کا سبب دریافت کیا تو وہ بتانے لگا میں اپنے اہل و عیال اور تمام مال و اسباب لیے ایک قافلے کے ساتھ سفر میں نکلا۔ اہل قافلہ میں سے شاید ہی کسی کے پاس اتنا مال ہو جتنا میرے پاس تھا ہم نے ایک پہاڑ کے دامن میں رات گزارنے کے لیے پڑاؤ ڈالا آدھی رات کے وقت جب سب میٹھی نیند سو رہے تھے خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اچانک سیلاب آ گیا جو انسان حیوان' مال و اسباب سب کچھ بہا لے گیا' میرے اہل و عیال اور مال و اسباب میں سے سوائے ایک اونٹ اور میرے ایک چھوٹے بچے کے علاوہ کچھ نہ بچا' میں ابھی اس ناگہانی آفت سے سنبھلنے بھی نہ پایا کہ میرا اونٹ بھاگ گیا' میں اس کے پیچھے گیا تو یکدم بچے کے چیخنے چلانے نے قدموں کو روک لیا' الٹے پاؤں واپس بچے کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بھیڑیے نے میرے معصوم لخت جگر کو اپنے خونی جبڑوں میں دبوچا ہوا ہے یہ لرزہ خیز منظر دیکھنے کے بعد میں اس اونٹ کے پیچھے ہو لیا جب اس کے قریب پہنچا تو اس نے مجھے ٹانگ دے ماری جس کی وجہ سے میری بینائی چلی گئی اس طرح میں مال و عیال کے ساتھ ساتھ آنکھوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا' اسکی یہ داستان غم سن کر ولید کی آنکھیں پرنم ہو گئیں اور اس نے کہا جاؤ! عروہ ابن زبیر سے کہہ دو تمہیں صبر و شکر مبارک! اس لیے کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو تم سے زیادہ غموں اور مصیبتوں کے مارے ہیں۔

میں دے کے غم جاناں کیوں عشرت دنیا لوں
غم زیست کا حاصل ہے اس غم سے مفر کیوں ہو
(المستطرف ص ۳۴۹)

دُعا کے فوری قبول نہ ہونے کی وجہ

مولانا محمد ضمران صاحب
استاذ جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

دُعاء کے لغوی معنی پکارنے کے ہیں اور اصطلاح میں اللہ سے اپنی ہر حاجت کو طلب کرنا۔ قرآن میں ارشاد باری ہے وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ یعنی میرا بندہ مجھ سے سوال کرتا ہے پس میں بے شک میں قریب ہوں۔

فی زمانہ عوام الناس میں یہ بات زبان عام ہے کہ دُعائیں قبول نہیں ہوتیں جہاں اس کی کئی وجوہات ہیں وہاں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جب معاملات میں آسانی میسر ہوتی ہے تو اللہ کو بھول جاتے ہیں اور جب تنگی ہوتی ہے تو پھر دُعاء کی طرف مائل ہوتے ہیں اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حالات و معمولات میں یک رنگی غالب نہیں ہے اور خودغرضی انتہا کو چھورہی ہوتی ہے اگر ہم اپنی طرف سے غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ہم جو کئی گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور اللہ کی نافرمانی کو معمول بنالیا پھر اسی خدا سے ہم مانگ رہے ہیں کہ ہماری دُعائیں اور حاجات پوری ہوجائیں یہ بات عقل کے بھی خلاف معلوم ہوتی ہے۔

ابراہیم ابن ادہم ایک دفعہ بصرہ کے شہر سے گذر رہے تھے کہ لوگوں نے ایک سوال دُعاء کے قبول نہ ہونے کے بارے میں کیا اس کے جواب میں فرمایا کہ اہل بصرہ تم میں دس بری عادات پائی جاتی ہیں اگر ترک کردو تو اللہ دُعاء کو قبول کرلیا کریں گے۔ (1) تم اللہ کو پہنچانتے ہو مگر حق ادا نہیں کرتے۔ (2) اللہ کی کتاب پڑھتے ہو عمل نہیں کرتے۔ (3) تم محبت رسول کا دعویٰ کرتے ہو سنت ترک کرتے ہو۔ (4) تم شیطان سے عداوت کا دعویٰ کرتے ہو مگر اعمال میں موافقت کرتے ہو۔ (5) تم کہتے ہو جنت سے محبت ہے مگر اعمال میں موافقت نہیں۔ (6) زبان سے کہتے ہو کہ جوجہنم سے ڈرتے ہیں مگر تم نے اپنے نفسوں کو جہنم کے لیے گروی کر رکھا ہے۔ (7) موت برحق ہے مگر تم اس کے لیے تیاری نہیں کرتے ہو۔ (8) اپنے بھائیوں کے عیب تلاش کرتے ہو مگر اپنے عیب پس پشت ڈال دیتے ہو۔ (9) اپنے رب کی نعمتیں کھاتے ہو مگر شکر ادا نہیں کرتے۔ (10) اپنے مردوں کو دفن کرتے ہو مگر عبرت حاصل نہیں کرتے ہو۔ (حوالہ گلستان قناعت ص ۴۹)

اگر دیکھا جائے تو یہ سب باتیں ہم میں موجود ہیں ان چیزوں کو ختم کرکے دُعاء کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کرسکتے ہیں۔ اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔

استعداد بنانے کے لیے تین چیزیں

مرتب
محمد وقار احمد صاحب
جامعہ ٹیل لاہور

حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طالب علم تین باتوں کا لحاظ کرلے اور ہمیشہ ان کو کرتا رہا کرے تو انشاء اللہ اس کی استعداد اچھی ہو جائے گی اور یہی تین باتیں کافی ہیں۔

1- سبق سے پہلے مطالعہ کر کے جائے۔
2- سبق سمجھ کے پڑھے بغیر سمجھے آگے نہ چلے۔
3- سبق کے بعد ایک مرتبہ اس کی تقریر کرلی جائے۔ خواہ اکیلے ہو یا جماعت کے ساتھ اس سے زیادہ محنت کی ضرورت نہیں ہوگی۔

(التبلیغ جلد ۱۰ صفحہ ۳۴)

مطالعہ قبلہ رُخ ہو کر کرنا چاہیے اس میں برکت ہے اور اقرب الی التعظیم بھی ہے چنانچہ روایت میں آیا ہے۔

﴿اکرم المجالس ما استقبل به القبلة﴾
معززترین مجلسیں وہ ہیں جو قبلہ رُخ ہوں۔

(مجمع الزوائد ۱/۵۹ نصب الرایہ/۳)

تعلیم المتعلم میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ دو طالب علموں نے تحصیل علم کے لیے سفر کیا جو کہ ہم سبق تھے۔ دو سال کے بعد جب وہ اپنے گھر واپس آئے تو ایک فقیہ کامل تھا دوسرا علم وکمال سے خالی تھا۔ شہر کے دوسرے علماء نے اس بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ جو فقہ میں اعلیٰ مقام پر پہنچے تھے جب تکرار کرتے تو استقبال قبلہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح بیٹھنے کا بہت زیادہ اہتمام کرتے تھے بخلاف دوسرے ساتھی کے یہ اس کا بالکل لحاظ نہ کرتے تھے بلکہ اکثر مرتبہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھتے تھے۔

تمام فقہاء شہر نے اس بات پر اتفاق کیا کہ استقبال قبلہ کے اہتمام کو انسان کے فقیہ بن جانے میں بڑا دخل ہے۔ کیونکہ یہ طریقہ (قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا) سنت رسول صلی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ہے لہٰذا طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ آداب وسنن کے معاملہ میں سستی اور کاہلی سے کام نہ لے کیونکہ یہ امر طے شدہ ہے کہ جو شخص آداب میں کوتاہی سے کام لے گا وہ سنت پر عمل کرنے سے محروم ہو جائے گا اور جو شخص سنت میں سستی کرے گا اس کے فرائض چھوٹ جائیں گے اور ادائیگی فرائض میں ادنیٰ سی غفلت بھی حسن آخرت سے یقینی محرومی کی علامت ہے۔

(تعلیم المتعلم صفحہ ۶۸)

شادی کے بعد ماں باپ کو ملنے کی فضیلت

اہلیہ
محمد عتیق الرحمٰن
لاہور

حدیث پاک میں آتا ہے جس بچی کی شادی ہو جائے اور وہ اپنے ماں باپ کی زیارت کی نیت کر لے کہ میں اپنے ماں باپ سے ملنے جا رہی ہوں اور خاوند سے اجازت لے کر جائے اور دل میں یہ ہو کہ اس عمل سے اللہ راضی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اس کو سو نیکیاں عطا فرما دیتے ہیں سو گناہ معاف کر دیتے ہیں اور جنت میں سو درجے بلند کر دیتے ہیں۔

اب بتائیے: ایک عورت' ایک بیٹی جو اپنے ماں باپ کی زیارت کے لیے اس نیت سے آ رہی ہے کہ اس عمل سے اللہ راضی ہوں گے۔ حدیث کا مفہوم ہے کہ ہر قدم اُٹھانے پر اسے سو نیکیاں ملیں گی' سو گناہ معاف ہوں گے اور جنت میں سو درجے بلند کر دیئے جائیں گے۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ اگر یہ ماں باپ کے پاس آئی اور ان کے چہرے پر اس نے عقیدت کی نظر ڈالی' محبت کی نظر ڈالی جو ماں باپ کو نصیب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ہر نظر ڈالنے پر اس کو ایک حج مقبول کا ثواب عطا فرمائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو آدمی اپنے ماں باپ کو بار بار محبت اور عقیدت کی نظر سے دیکھے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جتنی بار دیکھیں گے اتنی بار حج مقبول کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ یہ باتیں ہمیں معلوم نہیں ہوتیں اس لیے ہم ان کے اجر و ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں۔

ابن آدم کو چار حملوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے

(1) موت کا فرشتہ اس کی روح پر حملہ کرتا ہے۔ (2) وارث اس کے مال پر حملہ کرتے ہیں۔ (3) کیڑے (قبر میں) اس کے جسم پر حملہ کرتے ہیں۔ (4) قیامت کے دن دعویدار لوگ اس کے عمل پر حملہ کریں گے۔

(روزِ محشر کی تیاری ص ۵۴)

ایک ماں کی اپنی بیٹی کو نصیحت

اُمِّ یمنٰی صاحبہ
لاہور

ایک ماں نے اپنی بیٹی کو رخصتی کی رات نصیحت کی اور یہ کہا:

میری بچی! تو نے آج اس گھر کو چھوڑ کر جا رہی ہے جہاں تو پیدا ہوئی اور اپنی وہ زندگی جس سے تو پروان چڑھی ختم کر کے ایسے شخص کے پاس جا رہی ہے جسے تو نہیں جانتی اور تجھے ایسے ہجولی ملیں گے جن سے تجھے الفت نہیں۔ اس شخص کی غلام بن جانا وہ تیرا غلام بن جائے گا اور تیری دس نصیحتیں یاد رکھنا جو تیرے لیے بڑا ذخیرہ ہوں گی۔

(1) ہر حال میں راضی رہنا قناعت اختیار کرنا۔

(2) اپنے شوہر کی ہمیشہ اطاعت کرنا۔

(3) اس کی نظر کا خیال رکھنا یعنی کبھی وہ تجھے بُرے یا ناپسندیدہ کام اور حال میں نہ دیکھے۔

(4) اس کی ناک کا خیال رکھنا یعنی وہ تجھ میں سے کبھی ناگوار بو محسوس نہ کرے۔

(5) اس کے کھانے اور نیند کے وقت کا خیال رکھنا اس لیے کہ بھوک کی شدت بھڑکاتی ہے اور نیند خراب ہونا غصہ لاتا ہے۔

(6) اس کے مال کی حفاظت کرنا۔

(7) اس کے عیال اور عزت و جاہ کا لحاظ رکھنا۔

(8) کبھی اس کے حکم کی نافرمانی نہ کرنا۔

(9) اس کا راز کبھی نہ کھولنا۔

اگر تو نے اس کی نافرمانی کی یا اس کے دل کو ٹھیس پہنچائی' یا اس کے راز کو کھولا تو اس کی بے وفائی سے بچ نہیں سکے گی۔

اور خبردار جب وہ پریشان ہو یا غم میں ہو تو اس کے سامنے ہنسنا نہیں اور جب وہ خوش ہو تو منہ بنا کر نہ بیٹھنا۔

کوئی سی ایسی مسلمان عورت جو اپنی بیٹی کو اس طرح کی نصیحت کرتی ہو اس کی بیٹی عمل کرے تو اس کا گھر خرابی اور بدبختی سے بچ جاتا ہے۔

(از سَمِیْرُ الْمُؤْمِنَاتِ وَانِیْس الصَّالِحَات صفحہ ۲۱۹)

خواتین کا علم و عمل
ساقط شدہ بچہ پر صبر کی فضیلت

قاری جنت گل صاحب
جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ السَّقْطَ لَیَجُرُّ اُمَّہٗ بِسَرَرِہٖ اِلَی الْجَنَّۃِ اِذَا احتسبتہ

(سنن ابن ماجہ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ ساقط شدہ بچہ اپنی خوشی کے ساتھ اپنی ماں کو جنت کی طرف لے جائے گا اگر ماں نے اس کے ساقط ہونے پر ثواب کی امید پر صبر کیا ہوگا۔

تشریح: بعض واقعہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی حاملہ عورت کا بچہ حمل کی مدت پوری ہونے سے پہلے ہی نامکمل حالت میں ساقط ہو جاتا ہے۔ یقیناً ایسا ہو جانا اس عورت کے لیے بہت صدمہ کا باعث ہے کہ حمل کی تکلیف اٹھائی اس امید پر کہ بچہ ہوگا جو آنکھوں کی ٹھنڈک و دل کا سرور بنے گا مگر قبل از وقت بچہ کے ساقط ہو جانے سے تو حمل کی تکلیف بچہ کی صحیح سالم پیدائش سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ اگر ماں اس صدمہ پر اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے اجر وثواب کی امید رکھے اور صبر کرے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہی ساقط ہونے والا بچہ قیامت کے دن اپنی ماں کو خوشی خوشی جنت میں لے ہی جائے گا۔

صبر و ہمت چاہیے جب تک کہ آب و گل میں ہے
جو بھی دشواری ہے رہرو بس اسی منزل میں ہے
خیر تیری یاد کی ہر دم جو میرے دل میں ہے
اک یہی مشکل کشا بس میری ہر مشکل میں ہے
ہوش کس کو ہے یہاں بیٹھے ہیں سب کھوئے ہوئے
کوئی کیا جانے کہاں ہے جو تیری محفل میں ہے

مخلص دوست کی پہچان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تیرا کوئی دوست ہو تو اس کی محبت کے بارے میں اس سے نہ پوچھ بلکہ اپنے دل کو دیکھ کیونکہ جو تیرے دل میں ہوگا ویسا ہی اس کے دل میں ہوگا۔ (اخلاق سلف ص ۳۰)

خواتین کا علم و عمل

حضور ﷺ کی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گیارہ نصیحتیں

اُمِ عبداللطیف صاحبہ
جمبر کلاں قصور

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نکاح فرمایا اور انکو حضرت علی کے گھر رخصت فرمانے لگے تو اس رات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گیارہ نصیحتیں فرمائیں امت کے لیے ان نصیحتوں میں بہترین سبق ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیٹی۔ (1) جب علی کے گھر میں داخل ہونا تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔ (2) مکان کے صحن میں جا کر کسی لکڑی پر بیٹھنا اور سر پر بھنے ہوئے دھان (یعنی دھان کا لاوا) بکھیر لینا۔ (3) علی سے کہنا کہ تمہارے دونوں پاؤں کو دھو کر اس کا غسالہ مکان کے چاروں کونوں میں چھڑک دیں۔ (4) ہمیشہ کپڑے نماز والے (یعنی پاک صاف اور دھلے ہوئے) پہنے رہنا۔ (5) آنکھوں میں ہمیشہ سرمہ لگایا کرنا۔ (6) بغیر تیل لگائے سر اور بدن نہ دھونا اگر چہ دن میں دو یا اس سے زائد بار غسل کرنا پڑے۔ اور جب علی تمہاری جانب دیکھیں تو تم اپنی نگاہ نیچی کر لینا۔ (7) خریدے ہوئے غلام کی طرح (شوہر کی) تابعدار اور فرمانبردار ہو کر رہنا۔ (8) اپنے لیے برابر خوشبو کا استعمال رکھنا۔ (9) جب حضرت علی کے ساتھ گفتگو کی نوبت آئے تو مسکرا دیا کرنا (مطلب یہ کہ خندہ پیشانی کے ساتھ بات چیت کرنا)۔ (10) ایک ہفتہ تک کوئی کڑوی چیز نہ کھانا۔ (11) ایک ہی جگہ سات رات و دن رہنا جو عورت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان گیارہ نصیحتوں پر عمل پیرا ہوگی (انشاء اللہ تعالیٰ) اپنے خاوند کے دل میں عزیز و محبوب ہو کر رہے گی اور جلد ہی اس کے ہاں اولاد پیدا ہوگی۔

(بحوالہ: اسوۃ الصالحین۔ اردو ترجمہ آداب الصالحین ص ۶۹)

بولنے میں احتیاط برتو!

حضرت حاتم اصم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اگر تمہاری مجلس میں کوئی شخص ایسا بیٹھا ہو جو تمہاری باتوں کو لکھتا جائے تو تم بولنے میں احتیاط برتو گے پھر جب کہ تمہاری باتیں اللہ کے سامنے پیش ہوتی ہیں تو احتیاط کیوں نہیں برتتے۔ (کشکول فخری ص ۱۰۰)

بچوں کا علم و عمل

والدین کے ساتھ حسن سلوک

حافظ تنویر احمد صاحب
جامعہ رحیمیہ قادریہ
جمبر کلاں قصور

یاد رکھو کہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنا ان تمام چیزوں سے بڑھ کر ہے جو اللہ تعالیٰ کا مقرب بناتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ احسان کرنے کو اپنی عبادت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ وَقَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔ (ترجمہ) آپ کے رب نے حکم فرمایا ہے کہ سوائے اس کے کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔

اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرو (اس کا دنیاوی فائدہ یہ ہوگا کہ) تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ نیکی کرے گی اور ماں کا حق باپ کے حق سے کہیں زیادہ ہے اس لیے ماں کے ساتھ نیکی کرنے کا وجوب باپ سے بھی بڑھ کر ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ یعنی جنت ماؤں کے قدموں کے تلے ہے اور جب تک والدین زندہ رہیں ان کی اتنی خدمت کرے کہ وہ خوش ہو جائیں اور ان کو رنج نہ پہنچائے اگرچہ تھوڑا سا ہی کیوں نہ ہو اور ان کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرے کیونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ۔ ان سے اف تک نہ کہو اور مباح امور میں ان کی اطاعت کرو اس لیے کہ حق تعالیٰ کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

اور اولاد کو چاہیے کہ ماں باپ کی طرف محبت، ادب اور شفقت کے ساتھ دیکھے تاکہ اس کو ہر نظر کے بدلے حج مقبول کا ثواب ملے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اپنے والدین کو شفقت اور محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اس کو ہر نظر کے بدلے میں حج مقبول کا ثواب ملتا ہے اور اولاد کو چاہیے کہ والدین کے حکم کو بڑا مانے اور ان کے ساتھ تواضع کے ساتھ پیش آئے اور ان کی خدمت کرے خدمت کرنے میں عار نہ سمجھے اگرچہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں اور دنیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وَصَاحِبْھُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا۔ والدین کے ساتھ دنیاوی امور میں نیک برتاؤ کرو۔ اور راستے میں چلتے ہوئے والدین کے آگے آگے

نہ چلے اور نہ ان کے ساتھ ہوتے ہوئے صدر نشینی اختیار کرے اور انکا نام لے کر نہ پکارے بلکہ اے میری ماں اور اے میرے والد کے الفاظ سے پکارے جیسا کہ قرآن پاک میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے واقعہ میں آیا ہے یَـاأَبَتِ افْعَلْ مَاتُؤْمَرُ۔ اے میرے والد آپ کر ڈالیے وہ کام جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔

کسی دوسرے کی ماں یا باپ کو برا نہ کہیے کیونکہ وہ اس کے بدلے میں تیرے ماں باپ کو برا کہے گا اسی طرح والدین کے حقوق کی رعایت ان کے انتقال کے بعد بھی کرے یعنی اچھی طرح سے کفن دفن کا انتظام کرے اور ان کے لیے دُعائے مغفرت کرے اور ان کے ایصال ثواب کے لیے صدقہ خیرات کرتا رہے تاکہ والدین کا نیکو کار لکھا جائے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اپنے والدین کی قبر کی ہر ہفتہ زیارت کرے وہ والدین کا فرمانبردار لکھا جائے گا۔

والدین کو ایصال ثواب کا ایک آسان طریقہ: یہ ہے کہ جو تم صدقہ کرو اس میں والدین کی جانب سے بھی صدقہ کرنے کی نیت کرلو اور اس سے تمہارا اجر بھی کم نہ ہوگا اور والدین کو بھی ثواب مل جائے گا۔ (آداب الصالحین)

﴿قسط نمبر 1﴾ محمد سلیم۔ متعلم درجہ اولیٰ

حکیم لقمان رحمہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بیٹے کو سو نصیحتیں

(1) اے باپ کی جان خدا تعالیٰ کو تو پہچان۔ (2) جو نصیحت تو کسی کو کرے پہلے اس پر خود عمل کر۔ (3) بات اپنے اندازے کے مطابق کر۔ (4) لوگوں کے مرتبے کو تو جان۔ (5) ہر شخص کے حق کو تو پہچان۔ (6) اپنے راز کی خود حفاظت کر۔ (7) دوست کو سختی کے وقت آزما۔ (8) دوست کا امتحان فائدے اور نقصان کے وقت تو کر۔ (9) بیوقوف اور ناسمجھ لوگوں سے تو بھاگ۔ (10) سمجھدار اور چالاک دوست کو تو چن۔ (11) نیکی کے کام میں تو کوشش دکھا۔ (12) عورتوں پر اعتماد مت کر۔ (13) جوانی کو غنیمت جان۔ (14) بات دلیل کے ساتھ تو کہہ۔ (15) جوانی کے وقت دونوں جہاں کے اچھے کام تو کر۔ (16) یاروں اور دوستوں کو عزیز رکھ۔ (17) دوستوں اور دشمنوں کے ساتھ لب وکشادہ رکھ (یعنی دوست یا دشمن جب بھی ملے تو اس سے خوش ہوکر مل)۔ (18) ماں باپ کو غنیمت جان (یعنی ان کی خدمت کر ابھی موقع ہے)۔ (19) استاد کو بہترین باپ شمار کر۔ (20) مشورہ اصلاح کرنے والے اور عقلمند سے کر۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

بچوں کا علم و عمل

دو باتیں

غلام مرتضیٰ قصوری صاحب
لاہور

کیا آپ بائیسکل تیز چلاتے ہیں؟ اگر آپ بائیسکل تیز چلائیں گے تو دو باتیں ہوں گی۔ یا تو آپ کی کسی کے ساتھ ٹکر ہوگی یا نہیں اگر ٹکر نہیں ہوئی تو کوئی بات نہیں اگر ٹکر ہو گئی تو پھر دو باتیں ہیں یا تو آپ گر جائیں گے یا نہیں۔ اگر نہیں گریں گے تو کوئی بات نہیں اگر گریں گے تو پھر دو باتیں ہیں یا تو آپ کو چوٹ آئے گی یا نہیں اگر چوٹ نہیں آئی تو کوئی بات نہیں اگر چوٹ آ گئی تو پھر دو باتیں ہیں یا تو آپ کو ہسپتال لے کر جائے بغیر آرام نہیں آئے گا یا گھر ہی میں ٹھیک ہو جائیں گے اگر گھر ہی میں ٹھیک ہو گئے تو کوئی بات نہیں اور اگر آپ کو ہسپتال لے جایا گیا تو پھر دو باتیں ہیں آپ کو ایمرجنسی وارڈ میں داخل کروایا جائے گا یا نہیں اگر ایمرجنسی وارڈ میں داخل نہ کروایا گیا تو کوئی بات نہیں اور اگر ایمرجنسی وارڈ میں داخل کروایا گیا تو پھر دو باتیں ہیں یا تو آپ زندہ رہیں گے یا مر جائیں گے اگر زندہ رہے تو کوئی بات نہیں ورنہ آپ مر جائیں گے اور اگر مر گئے تو پھر دو باتیں ہیں یا تو آپ کا حساب سختی سے ہوگا یا نرمی سے اگر سختی سے نہ ہوا تو کوئی بات نہیں اور اگر سختی سے ہوا تو دو باتیں ہیں یا تو جنت ملے گی یا نہیں اگر جنت مل گئی تو واہ کیا بات ہوگی.... اگر خدانخواستہ جنت نہ ملی تو بڑی بری بات ہوگی اس لیے مہربانی فرما کر سائیکل (موٹر سائیکل اور گاڑی وغیرہ) آہستہ چلائیں تاکہ ان امتحانات سے نہ گزرنا پڑے۔

اقوال زریں

مرسلہ: احمد علی قصوری

(1) جو کام حکمت سے خالی ہو وہ آفت ہے۔
جو خاموشی حکمت سے خالی ہو وہ غفلت ہے۔
جو نظر حکمت سے خالی ہے وہ ذلت ہے۔
(2) جسے خدا ذلیل کرنا چاہے وہ دولت کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔
(حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ)

(3) لوگوں کی نیکیوں کو ظاہر کرنا چاہیے اور برائیوں سے چشم پوشی لازم ہے۔ (4) جو کچھ خدا نے حکم دیا ہے اس کی تعمیل کرنے اور جن کاموں کو خدائے برتر نے منع فرمایا ہے اس سے باز رہنے کا نام تقویٰ ہے۔
(امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

وسوسے کی روئی کان سے باہر نکال تاکہ قبر سے کانوں میں آسانی آوازیں آنے لگیں شہوت کے سانپ کو ابتدا ہی میں مار ڈالو ورنہ تیرا یہ سانپ کسی دن اژدھا بن جائیگا۔
(مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ)

سلسلہ نمبر 1

بچوں کا علم و عمل
دُعائیں

مولانا محمد عمر فاروق صاحب
مدرسہ جامعہ عبداللہ بن عمر

جب سانس چڑھ جائے تو کیا پڑھے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص آیا' نماز میں داخل ہوا اور اس کو سانس چڑھا ہوا تھا اس نے کہا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں' ایسی جو بہت زیادہ' پاکیزہ اور برکت والی ہیں۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل فرمائی' تو فرمایا کہ تم میں سے یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ صحابہ کرام خاموش رہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا کہ تم میں سے یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ (جو بھی کہنے والا ہے) پس اس نے کوئی بری بات نہیں کی ہے؟ اس (کہنے والے) نے کہا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں نے یہ بات کہی ہے' جب میں (مسجد) میں آیا تھا مجھے سانس چڑھا ہوا تھا تو میں نے یہ کلمات کہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کی طرف دوڑ رہے ہیں' کہ ان میں سے کون پہلے ان کلمات (یعنی ان کے ثواب) کو اٹھا کر لے جائے۔

جب دن سخت گرم ہو یا سخت سرد ہو تو کیا پڑھے:

حضرت ابو سعید خدری یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما (راوی کو شک ہے) یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دن گرم ہو اور کوئی شخص یہ دُعا پڑھے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَشَدُّ حَرُّ هٰذَا الْيَوْمِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ" اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' اس دن کی گرمی کتنی سخت ہے' اے اللہ! جہنم کی گرمی سے مجھ کو پناہ عطا فرما"۔

تو اللہ تعالیٰ جہنم سے فرماتے ہیں: میرے بندوں میں سے ایک بندہ نے تیری گرمی سے مجھ سے پناہ طلب کی ہے تو گواہ رہ میں نے اس کو پناہ دے دی۔

اور جب دن سخت سرد ہو اور بندہ یہ دُعا پڑھے:
"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَشَدُّ بَرْدُ هٰذَا الْيَوْمِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنْ زَمْهَرِيْرِ جَهَنَّمَ"
"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' اس دن کی سردی کتنی زیادہ ہے' اے اللہ! جہنم کے زمہریر سے مجھ کو پناہ عطا فرما"۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جہنم سے' بے شک میرے بندوں میں سے ایک بندہ نے تیرے زمہریر سے مجھ سے پناہ طلب کی ہے اور میں تجھ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو پناہ دے دی۔

(از دافع السهو والغفلة' حصن حصین)

کون ہے؟ .... جو دین کی باتیں سیکھے پھر عمل کرے ....

عبدالستار صاحب
نشتر کالونی لاہور

اگر لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار بنا چاہتے ہو تو مضبوطی کے ساتھ اس حدیث پر عمل کرو کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں سیکھے پھر ان پر عمل کرے یا اسے سکھائے جو ان پر عمل کرے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا میں اس کے لیے حاضر ہوں' اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں ارشاد فرمائیں۔ (1) حرام سے بچو تم لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے۔ (2) اس پر راضی رہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے تم لوگوں میں سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔ (3) اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم مومن بن جاؤ گے۔ (4) لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو تم مسلمان بن جاؤ گے۔ (5) زیادہ نہ ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

☆ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں احسان کا خالص درجہ نصیب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر اسے نہیں دیکھ رہے تو بے شک وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔

☆ اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں تو پھر اپنے مسلمان بھائیوں کی حاجتیں پوری کرو۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو لوگوں کی حاجتیں اس تک پہنچاتا ہے۔

☆ اگر اہل اطاعت میں سے بنا چاہتے ہو تو ان چیزوں کو ادا کرو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض فرمائی ہیں۔

☆ اگر گناہوں سے پاک صاف حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتے ہو تو غسل جنابت اور جمعہ کے دن کا غسل کا اہتمام کرو تب تم اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گے کہ تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

☆ اگر چاہتے ہو کہ قیامت کے دن تمہارا حشر ہدایت والے نور کے ساتھ ہو اور تم اندھیروں سے محفوظ رہو تو پھر اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہ کرو۔

☆ اگر چاہتے ہو کہ تمہارے گناہ کم ہوں تو پھر ہمیشہ استغفار کا اہتمام کرو۔

☆ اگر چاہتے ہو کہ تم پر رزق کی وسعت بارش کی طرح ہو تو ہمیشہ طہارت کاملہ کا اہتمام کرو۔

☆ اگر اللہ تعالیٰ کے غصے سے بچنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر غصہ نہ کرو۔

☆ اگر مستجاب الدعوات بنا چاہتے ہو تو حرام سے بچو اور حرام مال اور سود کھانے سے پرہیز کرو۔

☆ اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مخلوق کے سامنے رسوانہ کرے تو اپنی شرمگاہ اور زبان کی حفاظت کرو۔

☆ اگر بڑی نیکیاں چاہتے ہو تو حسن اخلاق، تواضع اور مصیبتوں پر صبر کو لازم پکڑو۔

☆ اگر بڑے گناہوں سے بچنا چاہتے ہو تو برے اخلاق اور عملی بخل سے بچو۔

☆ اگر جبار جل شانہ کا غصہ اپنے اوپر ٹھنڈا کرنا چاہتے ہو تو پھر صدقہ کو مخفی رکھنے اور صلہ رحمی کا اہتمام کرو۔

☆ اگر لوگوں سے پردہ چاہتے ہو تو ہمیشہ یہ دُعاء پڑھو: اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنِيْ بِسَتْرِكَ الْجَمِيْلِ الَّذِيْ سَتَرْتَ بِهٖ نَفْسَكَ فَلَاعَيْنٌ تَرَاكَ۔

☆ اگر بھوک پیاس سے بچنا چاہتے ہو تو سورۃ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ کا اہتمام کرو۔

☆ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں وہ گھڑی معلوم ہو جائے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دُعائیں قبول کی جاتی ہیں تو اذان کے وقت کا اہتمام کرو اور اذان کا جواب دو حدیث شریف میں آیا ہے جس شخص پر کوئی تکلیف یا سختی آپڑے تو وہ اذان کا جواب دے۔

☆ اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ننانوے بیماریوں سے شفا دیں جن میں سے ہلکی بیماری دیوانگی ہے تو وہ دُعاء پڑھو جو حدیث شریف میں آئی ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بے شک یہ مذکورہ دُعاء بیماریوں کی دواء ہے۔

گذشتہ شمارہ نمبر 5 کی تین پہیلیوں کا جواب

(1) وہ جنابت والی عورت ہے جب غسل کے لیے اٹھی حیض آگیا غسل ترک کر ڈالا اس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ (2) پہلے حضرت آدم علیہ السلام ہیں نہیں جنے گئے بلکہ قدرت خدا سے پیدا ہوئے اور مر گئے دوسرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو جنے گئے اور اب تک زندہ آسمان پر ہیں۔ (3) وہ ایک شخص ہے جس کو قیام میں حدث ہو گیا جب وضو کے واسطے باہر گیا قرآن مجید سے کچھ پڑھا نماز اس کی فاسد ہو گئی کیونکہ اس نے بغیر وضو کے نماز میں ایک اور ہی کام ادا کیا تھا۔

جن چیزوں کے ہوتے ہوئے رحمت کے فرشتے نہیں آتے

(1) کتا۔ (2) جاندار کی تصویر۔ (3) بجنے والا زیور۔ (4) غسل کی حاجت والا آدمی خواہ مرد ہو یا عورت۔ (5) حیض ونفاس والی عورت۔ (6) جس گھر میں عورت ننگے سر ہو۔ (7) جس گھر میں پیشاب کسی برتن میں جمع کیا رکھا ہو۔ (موت کے وقت شیطانی دھوکہ ص ۱۵)

ابلیس ملعون چار مرتبہ رویا

حضرت مجاہد تابعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ابلیس ملعون چار مرتبہ رویا: (1) جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی۔ (2) جب وہ ملعون قرار دیا گیا۔ (3) جب زمین پر اتارا گیا۔ (4) جب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ (درمنثور۔ تفسیر انوار البیان جلد ا ص ۵)

بچوں کا علم و عمل
شیطان کے گمراہ کرنے کا ایک واقعہ

وقاص احمد صاحب
جوڑا پل لاہور

حضرت مولانا محمد مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے معارف القرآن میں سورہ الحشر کی اس آیت کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر (الآیہ) کے تحت تفسیر مظہری اور ابن کثیر کے حوالے سے ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک راہب عبادت گزار جو اپنے صومعہ میں ہمیشہ عبادت میں مشغول رہتا تھا اور روزہ اسی طرح رکھتا تھا کہ وہ دس میں صرف ایک دفعہ افطار کرتا تھا۔ ستر سال اس کے اسی طرح گزرے۔ شیطان لعین اس کے پیچھے پڑا اور اپنے سب سے زیادہ مکار ہوشیار شیطان کو اس کے پاس بصورت راہب عبادت گزار بنا کر بھیجا جس نے اس کے پاس جا کر اس کے راہب کو اس پر اعتماد ہو گیا۔ بالآخر مصنوعی راہب شیطانی اس بات میں کامیاب ہو گیا کہ اس راہب کو کچھ ایسی دُعائیں سکھائیں جن سے بیماروں کو شفاء ہو جائے پھر اس نے بہت سے لوگوں کو اپنے اثر سے بیمار کر کے ان کو خود ہی اس راہب کا پتہ دیتا اور جب یہ راہب ان پر دعا پڑھتا تو یہ شیطان اپنا اثر اس سے ہٹا دیتا تھا اور یہ مریض شفایاب ہو جاتا تھا اور عرصہ دراز تک یہ سلسلہ جاری رکھنے کے بعد اس نے ایک اسرائیلی سردار کی حسین لڑکی پر اپنا یہ عمل کیا اور اس کو اس راہب کے پاس جانے کا مشورہ دیا یہاں تک کہ اس کو اس راہب کے صومعہ تک پہنچانے میں کامیاب ہو گیا اور رفتہ رفتہ اس کو اس لڑکی کے ساتھ زنا میں مبتلا کر دیا جس کے نتیجہ میں اس کو حمل ہو گیا تو رسوائی سے بچنے کے لے اس کو قتل کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ اس نے قتل کر دیا تو اس کے بعد شیطان ہی نے سب لوگوں کو اس واقعہ سے آگاہ کیا اور سب کو اس راہب کے خلاف کھڑا کیا اور لوگوں نے جمع ہو کر اس کا صومعہ ڈھا دیا اور اس کو قتل کر کے سولی دینے کا فیصلہ کیا تو اس وقت شیطان اس کے پاس پھر پہنچا اور اسے کہا کہ اب تیری جان بچنے کی کوئی صورت نہیں ہاں اگر تو مجھے سجدہ کرے تو میں تجھے بچا سکتا ہوں تو اس راہب نے پھر شیطان کو سجدہ کیا تو اس وقت شیطان نے صاف کہہ دیا کہ تو میرے قبضہ میں نہ آتا تھا اور یہ سب کچھ مکر میں نے تجھے کفر میں مبتلا کرنے کے لیے کیا۔ اب میں تیری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ (عقیدۂ رسالت صفحہ ۷۵)

(1) جامعہ ہذا میں ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو تبلیغی و اصلاحی بیان ہوتا ہے۔ اس بیان کے لیے باہر سے کسی بزرگ یا عالم دین کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں بصورت دیگر جامعہ ہذا کے مہتمم خود بیان فرماتے ہیں۔ اسی سلسلہ کا بیان ۱۵ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ بمطابق ۷ مارچ ۲۰۰۴ء منعقد ہوا۔ مہتمم مدرسہ ہذا خود نہ تھے اس لیے بیان جامعہ ہذا کے استاذ مولانا محمد نوید خان صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا موضوع تھا "قناعت پسندی"۔

(2) گذشتہ دنوں جامعہ ہذا کے سرپرست حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم کی بیٹی تین نواسے اور ایک عزیزہ کی کار کلمہ چوک لاہور میں حادثہ کا شکار ہوگئی۔ قارئین کرام سے دُعائے صحت کی درخواست ہے۔

(3) جامعہ ہذا میں درجہ کتب کے سہ ماہی امتحان یکم صفر المظفر ۱۴۲۵ھ بمطابق ۲۳ مارچ ۲۰۰۴ء کو شروع ہوئے۔ دورانیہ ایک ہفتہ ہے۔ پھر تیس + اکتیس مارچ اور یکم اپریل تین چھٹیاں طے پائیں۔

(4) جامعہ ہذا میں انتظامی امور میں جناب معروف صاحب زیدمجدہ کی بطور نائب ناظم تقرری ہوئی ہے۔ جب کہ درجہ حفظ میں استاذ کی جگہ خالی ہے (تجربہ کار شادی شدہ ہوں)

(5) مسجد کے بیت الخلاء ایریا کے اوپر زیر تعمیر گھر کا لینٹر بحمد اللہ پڑ چکا ہے اور جلد ہی نائب ناظم صاحب کے اس گھر کی تعمیر مکمل ہو جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

(6) لاہور کے تبلیغی اجتماع کے مسجد ابراہیم میں منعقد ہونے کی وجہ سے ہر سال مدرسہ ہذا میں تعطیل ہوتی ہے اس دفعہ دُعاء ۹ محرم کو تھی اس لیے ساتھ ۱۰ محرم کی بھی تعطیل کردی گئی۔

(7) بفضل خدا مسجد کے ہال کا پتھر مکمل ہوگیا ہے اور مسجد کے وضوخانے میں ٹائلوں کا کام چند دنوں میں انشاء اللہ ختم ہو جائیگا۔